www.KitaboSunnat.com

PDF Split DEMO : Purchase from www.A-PDF.com to remove the waterm

آ

۱۔ آباد ہونا (بسنا) رہنا

کے لیے سَکَنَ، تَبَوَّأَ (بوء)، ثَوٰی، بَدَا، حَضَرَ، خَلَدَ، عَاشَرَ اور غَنِيَ کے الفاظ قرآن کریم میں مستعمل ہوئے ہیں۔

۱۔ سَکَنَ: سکون کا لفظ اضطرار اور حرکت کی ضد ہے (م۔ل) لہٰذا آباد ہونا کے مفہوم میں جب سَکَنَ کا استعمال ہوگا تو اس کے معنی ہوں گے "کسی دوسرے مقام سے آکر رہائش پذیر ہونا" اور جو قرآن کریم میں ہے:

يَا آدَمُ اسْكُنْ أَنْتَ وَزَوْجُكَ الْجَنَّةَ (۲/۳۵) — اے آدمؑ! تم اور تمہاری بیوی جنت میں آباد ہو جاؤ۔

تو اس کا مطلب یہ ہوگا کہ ان کی پیدائش الجنۃ کے علاوہ کسی دوسرے مقام پر ہوئی تھی۔

حضرت ابراہیمؑ نے حضرت ہاجرہ اور اسمٰعیلؑ کو لا بسایا تو فرمایا:

رَبَّنَا إِنِّي أَسْكَنْتُ مِنْ ذُرِّيَّتِي (۱۴/۳۷) — اور ہمارے پروردگار! میں نے اپنی اولاد لا بسائی ہے۔

۲۔ تَبَوَّأَ کا مادہ (بوء) ہے۔ اس کے مفہوم میں دو باتیں پائی جاتی ہیں (۱) رجوع الی الشیٔ اور (۲) برابر سرابر ہونا۔ (م۔ل) اور اس لفظ کا استعمال اس وقت ہوتا ہے جب کسی رہائشی مقام کی فضا اور ماحول رہنے والے کی طبیعت کے موافق اور ساز گار ہو (مف) یا کوئی شخص جس مقصد کے لیے کسی رہائشی جگہ کا انتخاب کرتا ہے وہ اس کے لیے موافق اور ساز گار ہو۔ مثلاً:

وَكَذَلِكَ مَكَّنَّا لِيُوسُفَ فِي الْأَرْضِ يَتَبَوَّأُ مِنْهَا حَيْثُ يَشَاءُ (۱۲/۵۶) — اور اسی طرح ہم نے یوسفؑ کو ملک (مصر) میں اقتدار بخشا، وہ جہاں چاہتے رہائش اختیار کر لیتے۔

اسی طرح اللہ تعالیٰ حضور اکرمؐ کو مخاطب کر کے فرماتے ہیں:

وَإِذْ غَدَوْتَ مِنْ أَهْلِكَ تُبَوِّئُ الْمُؤْمِنِينَ مَقَاعِدَ لِلْقِتَالِ (۳/۱۲۱) — اور جب آپ صبح کو اپنے گھر سے روانہ ہو کر ایمان والوں کو لڑائی کے لیے مورچوں پر (موقع بہ موقع) متعین کر رہے تھے۔

جس کا مطلب یہ ہے کہ آپ جنگ کے موقع و محل کے لحاظ سے ہر ایک کو مخصوص مقامات پر متعین فرماتے تھے۔

۳۔ ثَوٰی: بمعنی دفن کیا جانا۔ کسی جگہ ٹھہرنا، آباد ہونا۔ ثَوَی الرَّجُلُ: آدمی کا مرنا (منجد) (لغت اضداد) اور بمعنی کسی جگہ کو مستقل طور پر اقامت گاہ بنا لینا (مف) آباء و اجداد سے کسی ایک مقام پر ہی رہائش اختیار کیے رکھنا۔ اللہ تعالیٰ حضور اکرمؐ کو ارشاد فرماتے ہیں:

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ب

۱۔ باپ

www.KitaboSunnat.com

باپ کے لیے دو الفاظ آتے ہیں۔ والد اور اب۔

۱۔ والد: کا لفظ صرف باپ کیلیے استعمال ہوتا ہے۔ یعنی صرف وہ شخص جس نے جنا ہو۔ اسی طرح والدہ کا لفظ صرف اس عورت کے لیے جس نے بچہ جنا ہو۔ ارشاد باری ہے:

وَلَا يَجْزِيْ وَالِدٌ عَنْ وَّلَدِهٖ وَلَا مَوْلُوْدٌ هُوَ جَازٍ عَنْ وَّالِدِهٖ شَيْئًا (۳۱/۳۳) نہ تو باپ اپنے بیٹے کے کچھ کام آئے گا اور نہ بیٹا باپ کے کچھ کام آسکے گا۔

اور ماں باپ دونوں کے لیے والدین کا لفظ آئے گا۔ جیسے:

اَنِ اشْكُرْ لِيْ وَلِوَالِدَيْكَ۔ (۳۱/۱۴) میرا بھی شکریہ ادا کرتا رہ اور اپنے ماں باپ کا بھی۔

۲۔ اَب: لیکن اَب کا لفظ بہت وسیع مفہوم میں استعمال ہوتا ہے۔ یہ لفظ باپ دادا پردادا اور اوپر کی سب پشتوں کے لیے استعمال ہوتا ہے۔ اور ماں باپ کے لیے حسب موقع ابوین یا ابوان آتا ہے۔

اب ان کی مثالیں دیکھیے:

(۱) صرف ماں باپ کے لیے وَاَمَّا الْغُلٰمُ فَكَانَ اَبَوٰهُ مُؤْمِنَيْنِ۔ (۱۸/۸۰) اور وہ جو لڑکا تھا، اس کے ماں باپ دونوں مومن تھے۔

(۲) کئی پشتوں کے لیے مَا سَمِعْنَا بِهٰذَا فِيْٓ اٰبَآئِنَا الْاَوَّلِيْنَ (۲۳/۲۴) ہم نے اپنے باپ دادا میں تو یہ بات کبھی سنی نہیں۔

اور یہ پشتیں بہت زیادہ بھی ہوسکتی ہیں۔ جیسے:

مِلَّةَ اَبِيْكُمْ اِبْرٰهِيْمَ هُوَ سَمّٰىكُمُ الْمُسْلِمِيْنَ (۲۲/۷۸) اور (تمہارے لیے) تمہارے باپ ابراہیمؑ کا نظام دین (پسند کیا) اور تمہارا نام مسلمان رکھا۔

واضح رہے کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اور حضرت ابراہیمؑ میں تقریباً ۶۲ پشتوں کا فاصلہ تھا۔ حتیٰ کہ حضرت آدمؑ کے لیے بھی جو نوع انسان کے جدّ اعلیٰ ہیں آب کے لفظ کا اطلاق ہوا ہے۔ مثلاً:

يٰبَنِيْٓ اٰدَمَ لَا يَفْتِنَنَّكُمُ الشَّيْطٰنُ كَمَآ اے بنی آدم! دیکھنا کہیں شیطان تمہیں بہکا نہ دے جسطرح

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

پر دلالت کرتا ہے۔ ارشادِ باری ہے؛

قَالُوْا حَسْبُنَا مَا وَجَدْنَا عَلَیْہِ اٰبَآءَنَا (۵/۱۰۴) کہتے ہیں کہ جس طریق پر ہم نے اپنے باپ دادا کو پایا ہے وہی ہمیں کافی ہے۔

۴۔ اَدْرَکَ: دَرَکٌ اور درج ایک ہی چیز کے دو نام ہیں۔ سیڑھیوں پر جب نیچے سے اُوپر کو چڑھیں تو یہ درج یا درجة ہے۔ اور جب اوپر سے نیچے آئیں تو یہ درک ہے۔ اسی لیے درجاتُ الجنة اور درکاتُ النار کا محاورہ استعمال ہوتا ہے (مف) ارشادِ باری ہے:

اِنَّ الْمُنٰفِقِیْنَ فِی الدَّرْکِ الْاَسْفَلِ مِنَ النَّارِ (۴/۱۴۵) کچھ شک نہیں کہ منافق لوگ دوزخ کے سب سے نچلے طبقہ میں ہوں گے۔

اور اَدْرَکَ کے معنی کسی چیز کا درجہ بدرجہ اپنی غایت کو پہنچنا۔ پالینا (مف) یا کسی چیز کا اپنے وقت پر پہنچنا۔ اَدْرَکَ الثَّمَرُ پھل کا پک جانا اور اَدْرَکَ الْوَلَد بمعنی لڑکے کا بالغ ہونا ہے۔ (منجد) اور ابن الفارس اس کے معنی کسی چیز کا دوسری کو مل کر اسے پالینا (یعنی آپکڑنا، آلینا، یا آدبوچنا) بتلاتے ہیں (م۔ل) مزید تفصیل گرانا میں دیکھیے) ارشادِ باری ہے؛

لَا تُدْرِکُہُ الْاَبْصَارُ وَھُوَ یُدْرِکُ الْاَبْصَارَ (۶/۱۰۳) نہیں پاسکتیں اس کو آنکھیں اور وہ پاسکتا ہے آنکھوں کو۔ (عثمانیؒ)

ماحصل: (۱) وَجَدَ: کسی چیز کو موجود دیکھنا۔ اس کا استعمال عام ہے۔

(۲) ثقف: کسی چیز کو پانے میں مہارت سے کام لینا۔ دورانِ جنگ مطلوبہ افراد کو پانا۔

(۳) اَلْفٰی: اتفاقاً کسی چیز کو پانا۔ حجاب دُور ہونے پر کسی چیز کا موجود پانا۔ ازخود کسی چیز کو پانا۔

(۴) اَدْرَکَ: کسی چیز کی انتہا تک پہنچ کر اس کو پانا۔

۵ — پانی اور اس کی اقسام!

پانی کے لیے عام مستعمل لفظ مَاءٌ ہے۔ پانی گدلا ہو یا ستھرا، میٹھا ہو یا کھاری۔ سب پر اس لفظ کا اطلاق ہوتا ہے۔ اور اس کی درج ذیل اقسام قرآن کریم میں مذکور ہوئی ہیں۔ حَمِیْم۔ غَسَّاق۔ اٰنٍ اور اٰنِیَةٍ۔ غَوْر۔ مَعِیْن۔ عَذْب۔ فُرَات۔ مِلْح۔ اُجَاج۔

۱۔ بلحاظ حرارت:

۱۔ حَمِیْم: حَمَّ بمعنی گرم ہونا اور حُمّٰی تپ یا بخار کو کہتے ہیں (منجد) اور حمیم ایسے گرم پانی کو کہتے ہیں جو دُھوپ کی وجہ سے (جوہڑوں وغیرہ میں) سخت گرم اور بعض دفعہ بدبودار بھی ہوجاتا ہے۔ صاحب فقہ اللغۃ اس کے معنی "سخت گرم پانی" بتلاتے ہیں۔

۲۔ غَسَّاق: کا ترجمہ عموماً پیپ یا رِستی پیپ سے کیا جاتا ہے لیکن صاحب فقہ اللغۃ اور صاحب منجد دونوں اس کے معنی ٹھنڈا اور بدبودار پانی بتلاتے ہیں (ف ل ۲۶۰۔ منجد) قرآنِ کریم سے

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ٹ

۱ــــ ٹکڑا

کے لیے جُزء[۱] قِطَع[۲]، بُقعَة[۳]، کِسفا[۴]، زُبَر[۵]، اَنکاث[۶]، عِضِین[۷] (عضو) جُذاذ[۸] (جذّ) فِرَق[۹]، بعض[۱۰] کے الفاظ آئے ہیں۔

۱۔ جُزء: بمعنی ٹکڑا یا کسی چیز کا علیحدہ شدہ حصہ۔ اس کی ضد کُل ہے (ج اجزاء) ہے۔ یعنی کسی چیز کے وُہ حصے جن کے ملانے سے وُہ چیز مکمل ہوتی ہے۔ اور جَزَءَ الشیٔ بمعنی کسی چیز کو مختلف اجزاء میں تقسیم کرنا۔ ایک حصہ لینا (منجد) ارشادِ باری ہے:

ثُمَّ اجْعَلْ عَلٰی کُلِّ جَبَلٍ مِّنْهُنَّ جُزْءًا (۲/۲۶۰) — پھر اُن کا ایک ایک ٹکڑا ہر ایک پہاڑ پر رکھ دو۔

۲۔ قِطَعٌ: قِطعَۃٌ کی جمع ہے یعنی کسی چیز کا جُدا کردہ حصہ یا ٹکڑا۔ قِطعَہ۔ اشعار کے اس مجموعہ کو بھی کہتے ہیں جن میں ۴ سے زیادہ اور ۱۰ سے کم شعر ہوں اور زمین کے علیحدہ کیے ٹکڑے کے لیے بھی آتا ہے۔ پلاٹ وغیرہ (منجد) ارشادِ باری ہے:

وَفِي الْاَرْضِ قِطَعٌ مُّتَجٰوِرٰتٌ۔ (۱۳/۴) — اور زمین کئی طرح کے قطعات ہیں۔ ایک دوسرے سے ملے ہوئے۔

اور قِطعٌ کا لفظ اگر رات سے منسوب ہو۔ تو اس سے مراد رات کا کوئی ایک حصہ ہوتا ہے (منجد) لیکن بعض مترجمین اس سے رات کا آخری حصہ مراد لیتے ہیں۔ ارشادِ باری ہے:

فَاَسْرِ بِاَهْلِكَ بِقِطْعٍ مِّنَ الَّيْلِ۔ (۱۱/۸۱) — تو کچھ رات رہے سے اپنے گھر والوں کو لے کر چل دو۔

۳۔ بُقعَة: صاحب مقیاس اللغۃ کے نزدیک (بحوالہ خلیل) بقعۃ زمین کا وُہ قطعہ ہے جو آس پاس کے قطعات سے نمایاں ہو (م۔ل) قرآن میں ہے:

فَلَمَّآ اَتٰىهَا نُوْدِيَ مِنْ شَاطِئِ الْوَادِ الْاَيْمَنِ فِي الْبُقْعَةِ الْمُبٰرَكَةِ مِنَ الشَّجَرَةِ (۲۸/۳۰) — جب اُس کے پاس پہنچے تو میدان کے دائیں کنارے سے ایک مبارک جگہ میں ایک درخت سے آواز آئی۔

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کی خوبصورتی پر ہوتا ہے جو تروتازگی اور ملائمت کی وجہ سے ہو۔ارشاد باری ہے:

وُجُوْهٌ يَّوْمَئِذٍ نَّاضِرَةٌ إِلٰى رَبِّهَا نَاظِرَةٌ (۷۵/۲۲) — اس دن بہت سے چہرے تروتازہ ہوں گے اور اپنے پروردگار کو دیکھ رہے ہوں گے۔

۲۔ حِسَان: حَسُنَ بمعنی خوبصورت ہونا۔اور حَسِین بمعنی خوبصورت مؤنث حَسَنَة اور حَسْنَاء (ج حِسَان) اور حُسْن بمعنی خوبصورتی۔جمال۔اور مَحَاسِن کے معنی بدن کی خوبصورت جگہیں (منجد) ارشادِ باری ہے:

فِيْهِنَّ خَيْرَاتٌ حِسَانٌ (۵۵/۷۰) — ان (باغوں) میں نیک سیرت اور خوبصورت عورتیں ہیں۔

ماحصل: (۱) بَهْجَة، کا اطلاق عموماً نباتات کی خوبصورتی کے لیے۔

(۲) نَضْرَة، چہرے کی ملائمت و تروتازگی کی بنا پر خوبصورتی کے لیے۔

(۳) حُسْن، پسندیدہ اور خوش شکل ہونے کے لیے آتا ہے۔

۱۶۔ خوراک — خوراک لانا

کے لیے قُوْت[1]۔ رِزْق[2] اور مَار[3] (میر) کے الفاظ قرآن کریم میں آئے ہیں۔

۱۔ قُوْت: بمعنی خوراک۔غذا۔خوراک کی اتنی مقدار جو سدِ رمق ہو یعنی جس سے کوئی جاندار زندہ رہ سکے۔ (ج اقوات) اور قَاتَ يَقُوْتُ بمعنی غذا کھلانا۔اور أَقَاتَ بمعنی ایسی چیز دینا جس سے وہ قوت حاصل کر سکے۔کہتے ہیں مَا لَهٗ قُوْتُ لَيْلَةٍ اس کے پاس رات کا بھی کھانا نہیں ہے (مف) ارشادِ باری ہے:

وَجَعَلَ فِيْهَا رَوَاسِيَ مِنْ فَوْقِهَا وَبٰرَكَ فِيْهَا وَقَدَّرَ فِيْهَا أَقْوَاتَهَا فِيْ أَرْبَعَةِ أَيَّامٍ (۴۱/۱۰) — اور اللہ ہی نے زمین کے اوپر پہاڑ بنائے اور اس میں برکت رکھی اور ٹھہرائیں اس میں خوراکیں (روئیدگی۔ سامانِ معیشت) اس کی چار دن میں۔

۲۔ رِزْق: بمعنی روزی رَزَقَ بمعنی روزی دینا۔اور رُزِقَ۔روزی پانا، خوش قسمت ہونا۔اور مُرْزَق بمعنی خوش قسمت (منجد) اس لفظ کا استعمال مادی اور معنوی دونوں طرح ہوتا ہے۔اور رزق بمعنی نصیبہ بھی ہے۔رُزِقْتُ عِلْمًا بمعنی مجھے علم عطا ہوا۔اور مادی لحاظ سے رزق ہر وہ چیز ہے جو پیٹ میں پہنچ کر غذا بنتی ہے (مف) اور رزق کے معنی بارش بھی ہے (مف۔منجد) جیسے کہ ارشادِ باری ہے:

وَفِي السَّمَاءِ رِزْقُكُمْ (۵۱/۲۲) — اور تمہارا رزق آسمانوں میں ہے۔

گویا ہر وہ چیز جو بلاواسطہ یا بالواسطہ روحانی یا جسمانی غذا اور تربیت کا سبب ہو وہ رزق ہے۔ارشاد باری ہے:

قَالَ لَا يَأْتِيْكُمَا طَعَامٌ تُرْزَقٰنِهٖٓ إِلَّا نَبَّأْتُكُمَا بِتَأْوِيْلِهٖ قَبْلَ أَنْ يَّأْتِيَكُمَا (۱۲/۳۷) — یوسف ؑ نے کہا جو کھانا کہ تم دیے جاتے ہو آنے نہیں پائے گا کہ میں اس سے پہلے تم کو اس کی تعبیر بتلا دوں گا۔

۳۔ مَار (میر) مَيْر بمعنی کھانا۔خوراک۔اور مِيْرَة بمعنی جمع کی ہوئی خوراک (ج مِیَر) اور مَارَ اور أَمَارَ

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اور جن بھی زندہ ہیں۔ لہٰذا اس لفظ کا استعمال عام ہے۔ اور حَیٌّ سے مراد ہر وہ چیز ہے جو زندہ ہے قرآن میں ہے:

اِنْ هِيَ اِلَّا حَيَاتُنَا الدُّنْيَا نَمُوْتُ وَنَحْيَا وَمَا نَحْنُ بِمَبْعُوْثِيْنَ (۲۳/۳۷) — (کافر کہتے ہیں) زندگی تو یہی ہماری دنیا کی زندگی ہے (اسی میں) ہم مرتے ہیں اور جیتے ہیں اور ہم پھر اٹھائے نہیں جائیں گے۔

۲- عَاشَ: بمعنی زندہ رہنا۔ اور عَیْش اس زندگی کو کہتے ہیں جو حیوانات میں پائی جاتی ہے۔ یعنی جو جاندار کھا پی کر زندہ رہ سکیں اس کے لیے یہ لفظ استعمال ہوتا ہے۔ گویا یہ لفظ حَیِیَ سے اخص ہے اور مَعِیْشَت (ج مَعَایِش) بمعنی سامانِ زیست (مف) ارشادِ باری ہے:

وَلَقَدْ مَكَّنّٰكُمْ فِي الْاَرْضِ وَجَعَلْنَا لَكُمْ فِيْهَا مَعَايِشَ (۷/۱۰) — اور ہم نے زمین تمہارا ٹھکانا بنایا اور اس میں تمہارے لیے زندگی کا سامان پیدا کیا۔

۳- اِسْتَحْيَا: حَیِیَ سے مصدر حیوۃ بھی ہے۔ اور حَیَاء (بمعنی شرم بھی) اور اِسْتِحْیَاء بمعنی شرم کرنا بھی اور زندہ رکھنا یا زندہ چھوڑنا بھی (منجد) ہے۔ اور اس لفظ کا استعمال اس وقت ہوگا جب مقابلہ میں کسی دوسرے کو مارا جا رہا ہو۔ ارشادِ باری ہے:

يُذَبِّحُوْنَ اَبْنَاۗءَكُمْ وَيَسْتَحْيُوْنَ نِسَاۗءَكُمْ (۲/۴۹) — (آلِ فرعون) تمہارے بیٹوں کو تو قتل کر ڈالتے تھے اور بیٹیوں کو زندہ رہنے دیتے تھے۔

ماحصل: (۱) حَیِیَ: ہر جاندار چیز کا جینا۔

(۲) عَاشَ: ایسے جاندار کا جینا جس کی زندگی کا انحصار کھانے پینے پر ہو۔

(۳) اِسْتِحْیَاء: کسی دوسرے کو زندہ رہنے دینا۔

زیادہ ہونا ـــ کرنا کے لیے دیکھیے ـــ بڑھنا اور بڑھانا

زیادتی کرنا کے لیے دیکھیے ـــ حد سے بڑھنا

۱۰ ـــ زینت

کے لیے زِیْنَة[۱]، زُخْرُف[۲]، رِیْش[۳]، زَھْرَة[۴] اور جَمَال[۵] کے الفاظ آئے ہیں۔

۱- زِیْنَة: بمعنی آرائش کرنا۔ سجانا۔ خوبصورت بنانا۔ زیب و زینت معروف لفظ ہے اور اس کا استعمال عام ہے۔ مادی اور معنوی دونوں طرح استعمال ہوتا ہے۔ اسی طرح بدنی اور خارجی زینت کے لیے بھی استعمال ہوتا ہے۔ اب مثالیں دیکھیے:

(۱) خارجی کی مثال:

فَخَرَجَ عَلٰى قَوْمِهٖ فِيْ زِيْنَتِهٖ (۲۸/۷۹) — تو (ایک روز) قارون بڑے تزک و احتشام سے اپنی قوم کے سامنے نکلا۔

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

۲- عَثَا یا عَاثَ قرآن میں ہے:

وَلَا تَعْثَوْا فِي الْأَرْضِ مُفْسِدِينَ (۲/۶۰) اور ملک میں فساد نہ مچاتے پھرو۔

تَعْثَوْا کا مادہ بعض اہل لغت نے ع ث ی لکھا ہے۔ یعنی عَثِيَ يَعْثَى عَثْيًا (مف) اور یہ ذہنی اور فکری بگاڑ کے لیے آتا ہے۔ مثلاً لٹریچر یا تقریروں کے ذریعہ غلط عقائد و نظریات کی ترویج۔ اور بعض اہل لغت نے اس کا مادہ ع ی ث لکھا ہے۔ عَاثَ يَعِيثُ عَيْثًا (مف) جو حسّی یا مادی فساد پر دلالت کرتا ہے (م ل) جیسے کسی پر ظلم و زیادتی کرنا۔ دونوں صورتوں میں نہی کا صیغہ لَا تَعْثَوْا ہی آتا ہے۔

۳- نَزَغَ : بمعنی دو چیزوں کے درمیان فساد ڈالنا (م ل) اور بمعنی جھگڑا بپا کرنا۔ فساد پر آمادہ کر دینا۔ بگاڑ پیدا کر دینا۔ جھڑپ کرا دینا۔ دشمنی ڈالنا (م ق) اور بمعنی کسی کام کو بگاڑنا اور اس میں دخل انداز ہونا (مف) یا مداخلت کر کے فساد کرا دینا۔ قرآن میں ہے:

مِنْ بَعْدِ اَنْ نَّزَغَ الشَّيْطَانُ بَيْنِيْ وَ بَيْنَ اِخْوَتِيْ (۱۲/۱۰۰) اس کے بعد کہ شیطان نے مجھ میں اور میرے بھائیوں میں فساد ڈال دیا تھا۔

ماحصل: اَفْسَدَ کا اطلاق صرف ایک بار فساد کرنے پر بھی ہو سکتا ہے اور جب فَسَاد عادت کی شکل اختیار کر جائے تو عَاثَ یا عَثَا آئے گا۔ اور نَزَغَ میں اصل بات مداخلت کرنا ہے خواہ یہ کسی ایک چیز میں ہو یا زیادہ میں۔ پھر ان میں فساد ڈال دینا۔

۱۱- فضول باتیں کرنا

کے لیے اَلْغٰی (لغو) خَاضَ (خوض) فَكِهَ، سَمَرَ اور هَجَرَ کے الفاظ آئے ہیں۔

۱- اَلْغٰی: لَغَا بمعنی بے سوچے سمجھے بولنا۔ بیہودہ کلام (منجد) اور بمعنی چڑیوں کا چہچہانا۔ اور اسی طرح کسی چیز کا بار بار تذکرہ کرنا (م ق) اور اَلْغٰی کے معنی اس طرح سے بک بک اور جھک جھک کرنا کہ مخاطب کی بات اس شور میں دب کر رہ جائے تاکہ دوسرے بھی نہ سن سکیں۔ قرآن میں ہے:

وَقَالَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا لَا تَسْمَعُوْا لِهٰذَا الْقُرْاٰنِ وَالْغَوْا فِيْهِ لَعَلَّكُمْ تَغْلِبُوْنَ (۴۱/۲۶) اور کافر کہنے لگے کہ اس قرآن پر کان مت دھرو اور (جب پڑھا جائے) تو شور مچاؤ تاکہ تم غالب رہو۔

۲- خَاضَ بمعنی گھسنا۔ خَاضَ فِي الْمَاءِ پانی میں گھس جانا۔ خَاضَ فِي الْحَدِيْثِ باتوں میں مشغول ہونا (منجد) اور بمعنی کسی چیز کے درمیان تک داخل ہونا (م ل) یعنی باتوں یا کاموں میں پورے انہماک سے مشغول ہونا۔ قرآن میں اس کا استعمال زیادہ تر فضول کاموں یا باتوں کے لگے رہنے پر ہوا ہے (مف) ارشاد باری ہے:

وَاِذَا رَاَيْتَ الَّذِيْنَ يَخُوْضُوْنَ فِيْ اٰيٰتِنَا فَاَعْرِضْ عَنْهُمْ حَتّٰى يَخُوْضُوْا جب تم ایسے لوگوں کو دیکھو جو ہماری آیتوں کے بارے میں بیہودہ بکواس کر رہے ہیں تو اُن سے الگ ہو جاؤ

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

فِيهَا صَرْعَىٰ (۶۹/۷) — پڑے دیکھو۔

اس آیت میں حُسُوم کا لفظ تینوں معنوں میں استعمال ہوا ہے۔

۴۔ رَدِفَ: بمعنی کسی کے پیچھے سوار ہونا۔ اور اَرْدَفَ بمعنی کسی کو اپنے پیچھے سوار کرنا۔ یکے بعد دیگرے آنا۔ پے در پے ہونا۔ اور تَرَادَفَ ایک دوسرے کی مدد کرنا۔ ایک دوسرے کے پیچھے سوار ہونا (منجد) اور اَرْدَافُ الْمُلُوكِ بمعنی بادشاہوں کے جانشین (مف) قرآن میں ہے:

اِذْ تَسْتَغِيثُونَ رَبَّكُمْ فَاسْتَجَابَ لَكُمْ اَنِّي مُمِدُّكُمْ بِاَلْفٍ مِّنَ الْمَلٰٓئِكَةِ مُرْدِفِينَ (۸/۹) — جب تم اللہ سے فریاد کرتے تھے تو اس نے تمہاری فریاد رسی کی (اور فرمایا) میں ایک ہزار لگاتار آنے والے فرشتوں سے تمہاری مدد کروں گا۔

۵۔ دَاَبَ: بمعنی کوشش اور مشقت سے برابر کسی کام کو کرتے جانا (منجد) مسلسل اور بغیر وقفہ کے چلتے رہنا (مف) ارشادِ باری ہے:

وَسَخَّرَ لَكُمُ الشَّمْسَ وَالْقَمَرَ دَآئِبَيْنِ۔ (۱۴/۳۳) — اور تمہارے لیے سورج اور چاند کو کام پر لگا دیا۔ دونوں ایک دستور پر چل رہے ہیں۔

۶۔ مُتَتَابِع: بمعنی دو چیزوں کا آپس میں اس طرح آگے پیچھے آنا یا ہونا کہ ان میں کوئی تیسری چیز حائل نہ ہو (مف) ارشادِ باری ہے:

فَمَنْ لَّمْ يَجِدْ فَصِيَامُ شَهْرَيْنِ مُتَتَابِعَيْنِ (۴/۹۲) — تو جس کو غلام آزاد کرنا میسر نہ ہو وہ متواتر دو مہینے کے روزے رکھے۔

۷۔ وَصَّلَ: وَصَلَ بمعنی ملانا اور جوڑنا (م ۔ ل) یعنی کسی چیز کو اس طرح ملانا کہ وہ جڑ جائے۔ اور وَصَّلَ میں مبالغہ پایا جاتا ہے۔ اور واصل الشیٔ یا واصل بالشیٔ بمعنی ہمیشگی کے ساتھ کرنا (منجد) ارشادِ باری ہے:

وَلَقَدْ وَصَّلْنَا لَهُمُ الْقَوْلَ لَعَلَّهُمْ يَتَذَكَّرُونَ (۲۸/۵۱) — اور ہم پے در پے ان کے پاس (ہدایت کی) باتیں بھیجتے رہے تاکہ وہ نصیحت پکڑیں۔

ماحصل: (۱) تَتْرًا: متواتر۔ لگاتار۔ بلا انقطاع۔

(۲) عَلٰى فَتْرَةٍ: پہلے کا اثر ماند پڑنے پر سلسلہ جاری رکھنا۔

(۳) حُسُوم: لگاتار مصیبت اور نحوست جو قلع قمع کر دے۔

(۴) رَدِف: ایک کے بعد دوسرا جبکہ وہ سب ایک دوسرے کے ممد و معاون بھی ہوں۔

(۵) دَاَبَ: کوشش اور مشقت سے لگاتار چلتے جانا۔

(۶) مُتَتَابِع: دو ہم جنس چیزوں کا اس طرح آگے پیچھے ہونا کہ درمیان میں کوئی تیسری چیز حائل نہ ہو۔

(۷) وَصَّلَ: ایک چیز کو دوسری سے ملا کر اس طرح جوڑنا کہ وقفہ کا امکان ہی ختم ہو جائے۔

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۴۔ خَشَعَ : دراصل ایسے ڈر کو کہتے ہیں جس کے اثرات اعضاء و جوارح پر بھی ظاہر ہونے لگیں (مف) اور یہ اثرات چہرہ، آواز یا آنکھوں سے ہی ظاہر ہو سکتے ہیں۔ لہٰذا اُن کے نیچے رکھنے کے لیے یہ لفظ استعمال ہوتا ہے۔ اور نگاہ اور آواز کے لیے غَضّ کا لفظ بھی آتا ہے ان دونوں میں فرق یہ ہے کہ اگر عام حالت میں ہو تو غَضّ استعمال ہوگا اور اگر ڈر کی وجہ سے ہو تو خَشَعَ آئے گا۔ ارشادِ باری ہے :

(۱) نگاہ کے لیے : خَاشِعَةً اَبْصَارُهُمْ تَرْهَقُهُمْ ذِلَّةٌ (۴۴/۶۸) — اُن کی آنکھیں جھک رہی ہوں گی اور ذلت ان پر چھا رہی ہوگی۔

(۲) آواز کے لیے : وَخَشَعَتِ الْاَصْوَاتُ لِلرَّحْمٰنِ (۱۰۸/۲۰) — اور خدا کے سامنے آوازیں پست ہو جائیں گی۔ (یعنی ڈر کی وجہ سے پست ہوں گی)

(۳) چہرہ کے لیے : وُجُوْهٌ يَّوْمَئِذٍ خَاشِعَةٌ (۲/۸۸) — اس دن کئی چہرے اُترے ہوئے ہوں گے۔

ماحصل : (۱) خَفَضَ : کسی چیز کا دب جانا یا دبانا۔ نظر یا بازو یا پہلو کو نیچے کرنا یا جھکانا۔

(۲) غَضّ : نگاہ اور آواز کی پستی کے لیے۔ (عام حالات میں)

(۳) قَصَرَ : نگاہ کو محدود رکھنا۔ پوری نگاہ کا استعمال نہ کرنا۔

(۴) خَشَعَ : آنکھ، آواز اور چہرہ کی اس پستی کے لیے جس کی وجہ خشیت ہو۔

۳۲ ــــ نیک ــ نیک بخت

کے لیے صَالِح، اَبْرَار اور بَرَرَة، رَشِيْد، سَعِيْد اور مُتَّقِيْن (وقی) رَبَّانِيُّوْن کے الفاظ قرآن کریم میں آئے ہیں۔

۱۔ صَالِح : صَلَحَ بمعنی بگاڑ کو درست کرنا اور اس کی ضد فَسَدَ ہے (م۔ ل) اور صَالِح بمعنی اپنے آپ کو سنوارنے والا۔ اصلاحِ نفس کرنے والا (مف) اچھے اعمال کو اپنانے اور بُرے اعمال کو ترک کرنے اور اپنی اصلاح میں کوشاں رہنے والا۔ قرآن میں ہے :

وَكَانَ اَبُوْهُمَا صَالِحًا (۸۲/۱۸) — اور اُن دونوں لڑکوں کا باپ ایک نیک آدمی تھا۔

دوسرے مقام پر فرمایا :

وَلَا تُفْسِدُوْا فِي الْاَرْضِ بَعْدَ اِصْلَاحِهَا (۵۶/۷) — اور ملک میں اصلاح کے بعد خرابی نہ کرنا۔

۲۔ اَبْرَار : (بار کی جمع) بِرّ بمعنی وسیع پیمانے پر نیکی کرنا (مف) بِرّ دراصل نیکی کو نہیں بلکہ ہر دم نیکی پر مائل رہنے والی خصلت کو کہتے ہیں۔ (ضد اِثم) ارشادِ باری ہے :

لَنْ تَنَالُوا الْبِرَّ حَتّٰى تُنْفِقُوْا — اس وقت تک نیکی حاصل نہ کر سکو گے جب تک

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اَشۡدُدۡ بِهٖۤ اَزۡرِیۡ (۲۰/۳۱) مضبوط کر اس سے میری کمر (عثمانی) یعنی میری کمزوری کو قوت سے بدل دے۔

۲- بیع: بَاعَ بمعنی خرید و فروخت کرنا۔ لین دین کرنا۔ خریدنا بھی اور فروخت کرنا بھی۔ سودا بازی کرنا۔ اور بائع خواہ چیز لینے والا ہو یا دینے والا۔ کہتے ہیں بَاعَ فُلَانًا کِتَابًا یعنی کسی کو کتاب دے کر قیمت لے لینا (بیچنا) اَوْ مِنْ فُلَانٍ کِتَابًا یعنی کسی سے کتاب لے کر قیمت دینا (خریدنا) (منجد) قرآن کریم میں یہ لفظ سودا بازی کے معنوں میں تو آیا ہے لیکن خریدنے یا بیچنے کے الگ الگ معنوں میں استعمال نہیں ہوا (البتہ لغوی لحاظ سے اِبْتَاعَ کا لفظ خریدنا کے معنوں میں آتا ہے۔ اور عرف عام میں بائع کا لفظ فروخت کنندہ کے لیے استعمال ہوتا ہے) قرآن میں ہے:

وَاَشۡهِدُوۡۤا اِذَا تَبَايَعۡتُمۡ (۲/۲۸۲) جب تم آپس میں خرید و فروخت کرو تو گواہ بنا لیا کرو۔

۳- ترب: تُرَاب بمعنی خشک مٹی اور تَرِبَ (یَتْرَبُ تربا و متربا) الرَّجُل بمعنی آدمی اتنا غریب ہوا کہ خاک میں رُل گیا۔ قرآن میں ہے:

اَوۡ اِطۡعٰمٌ فِیۡ یَوۡمٍ ذِیۡ مَسۡغَبَةٍ یَّتِیۡمًا یا بھوک کے دنوں میں بھوکے کو کھانا کھلانا، یتیم

ذَا مَقۡرَبَةٍ اَوۡ مِسۡکِیۡنًا ذَا مَتۡرَبَةٍ (۹۰/۱۶) رشتہ دار کو یا خاک میں ملے ہوئے مسکین کو۔

اور اَتْرَبَ بمعنی کسی کے پاس مال اس قدر زیادہ ہو گیا جیسے مٹی کا ڈھیر ہو۔ اور دُوسرا معنی یہ ہے کہ کوئی شخص مالدار ہونے کے بعد محتاج و مفلس ہو گیا۔ اور تَتَرَّبَ اور اَتْرَبَ کے معنی مالدار ہونا بھی اور تہی دست اور محتاج ہونا بھی ہے (منجد) آیتِ بالا میں مالدار کے بعد افلاس کا معنی تو نکل سکتا ہے لیکن مالدار ہونے کے معنوں میں یہ لفظ قرآن میں نہیں آیا۔

۴- ثوی: بمعنی آباد ہونا اور ٹھہرنا (منجد) یہ لفظ کسی جگہ کو مستقل طور پر اقامت گاہ بنانے کے لیے آتا ہے (مف) وُہ جگہ جہاں کوئی شخص موروثی طور پر رہ رہا ہو۔ قرآن میں ہے:

وَمَا كُنۡتَ ثَاوِيًا فِىۡۤ اَهۡلِ مَدۡيَنَ (۲۸/۴۵) اور آپ تو مدین میں رہنے والوں میں نہ تھے۔

اور اس کا دوسرا معنی مرجانا ہے۔ ثَوَی الرَّجُل بمعنی آدمی مرگیا۔ اور ثُوِی بمعنی دفن کیا گیا (منجد۔ م۔م) یعنی قبرستان میں طویل مدت کے لیے اپنی قبر میں پڑا رہنا۔ قرآن میں ہے:

فَبِئۡسَ مَثۡوَى الظّٰلِمِيۡنَ (۳/۱۵۱) ظالموں کے لیے بہت بُرا ٹھکانا ہے۔

۵- حوز: حَازَ بمعنی اکٹھا کرنا۔ جمع کرنا۔ اور حَایَزَ بمعنی سنگ ساتھ زندگی گزارنا۔ ہمہ یاراں دوزخ ہمہ یاراں بہشت کا مصداق بننا۔ اور تَحَوَّزَ علیحدہ ہونا۔ کنارہ کش ہونا۔ اور تَحَاوَزَ الْفَرِیْقَان بمعنی دو فریقوں کا ایک دوسرے سے جدا ہونا اور اِنْحَازَ الْقَوْم بمعنی قوم کا مرکز کو چھوڑ دینا۔ پسپا ہونا شکست کھانا۔ اور حَوْزَاء بمعنی لڑائی۔ اور اَحْوَذِی بمعنی ماہر۔ ہر کام میں پھرتیلا اور چست (منجد) قرآن میں تَحَیُّز کا لفظ استعمال ہوا ہے جس میں لڑائی، علیحدہ ہونا اور جا ملنا تینوں تصور پائے جاتے ہیں۔ ارشاد باری ہے:

وَمَنۡ يُّوَلِّهِمۡ يَوۡمَئِذٍ دُبُرَهٗۤ اِلَّا اور جو شخص جنگ کے روز اس صورت کے سوا

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ